حضرت شیخ محمد محمت عادل الحقّاني

کی صحبت

دکھاوا، منافقت کی ایک نشانی

اسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔
والصلاۃ والسلام علی رسولنا محمدٍ سیدُ الاولین والاخرین۔ مدد یارسول اللہ' مدد یا اصحابِ رسول اللہ' مدد یامشائخین شیخ عبداللہ داغستانی' شیخ ناظم الحقانی۔ دستور۔
طریقتنا صحبہ والخیرفی الجمعیہ۔

وَلاَ رَطْبٍ وَلاَ يَابِسٍ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

وَلاَ رَطْبٍ وَلاَ يَابِسٍ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ۔ (سورۃ الانعام : ۵۹)۔ (اور کوئی تر یا خشک چیز مگر وہ جو لوحِ محفوظ میں لکھ دی گئی ہے۔) ہر چیز عظیم الشان قرآن میں لکھ دی گئی ہے۔ جو کچھ واقعات، آدم علیہ السلام سے قیامت کے دن تک ہونگے، سب کچھ لکھ دیئے گئے ہیں۔ یہ ہم کو سب کچھ دکھاتی اور سکھاتی ہے۔ کچھ لوگ جلدی سے ایک سورہ ختم کر دیتے ہیں کیونکہ وہ چھوٹا ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ﴿١﴾فَذَلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ﴿٢﴾وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ﴿٣﴾فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ﴿٤﴾

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ﴿١﴾فَذَلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ﴿٢﴾وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ﴿٣﴾فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ﴿٤﴾ (سورۃ الماعون: ۱-۵) (کیا تم نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جو معاوضہ دینے سے انکار کرتا ہے؟ وہی ہے جو ایک یتیم کو دھکّے دے کر دور کرتا ہے۔ اور غریبوں کو کھانا کھلانے کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ تو افسوس ہے اُن پر جو نماز پڑھتے ہیں۔) تو کہا گیا ہے کہ "افسوس" ہے اُن پر جو نماز پڑھتے ہیں، ایسے کونسے نمازی ہیں جن پر افسوس ہوا اور جن کی حالت رحم کے قابل ہے؟

الَّذِينَ هُمْ يُرَاؤُونَ﴿٦﴾وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴿٧﴾

الَّذِينَ هُمْ يُرَاؤُونَ﴿٦﴾وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴿٧﴾ (سورۃ الماعون:۷-۶) (جو اپنے اعمال کا دکھاوا کرتے ہیں۔ اور برتنے کی چیز مانگنے سے بھی نہیں دیتے۔) یہ، وہ لوگ ہیں جو ریا کرتے ہیں۔ وہ ریا کرتے ہیں جب وہ لوگوں کے سامنے خشوع و خضوع سے نماز پڑھتے ہیں۔ وہ صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے بہت اچھی طرح

سے نماز پڑھتے ہیں۔ وہ لوگوں کے سامنے اچھاوے کا دکھاوا کرتے ہیں لیکن جب مدد کا وقت آتا ہے' جب اسلام کی مدد کا وقت آتا ہے، اور جب لوگوں کی مدد کرنے کا وقت آتا ہے تب وہ مدد نہیں کرنے دیتے۔ اللہ(ج ج) ہم کو ایسی حالت سے بچاے، انشاء اللہ۔

ایسی چیزیں ہوتی ہیں: جب شیخ آتے ہیں، سارے کام ہو جاتے ہیں۔ جب وہ قریب نہیں ہوتے تب کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ پوری ریا ہے۔ ہم ایک چھوٹی سی ریا کی مثال دے رہے ہیں جو لوگ کرتے ہیں۔ ایسی بہت ساری بڑی سے بڑی مثالیں ہیں۔ جو کچھ ملک میں ہو رہا ہے وہ ریا کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

ریا ٹھیک نہیں ہے۔ یہ ایک منافقت کی نشانی ہے۔ آپ کو ہر کام اللہ(ج ج) کے لئے کرنا چاہئے۔ دکھاوے کے لئے نہ ۔ وہ اچانک کودتے ہیں اور ایک سو ہرکات دکھاتے ہیں۔ لیکن جب اکیلے چھوڑدئے جاتے ہیں تب ساری گندگی اُن کے ساتھ ہوتی ہے، منافق۔

منافقت کی خاصیت سے دور رہئے۔ انشاءاللہ، ہم اس سے بہت دور رہیں۔ یہ خاصیت اللہ(ج ج) کو پسند نہیں۔ یہ خاصیت لوگوں کو پسند نہیں آتی۔ لوگ ایسے شخص کو ریاکار کہتے ہیں۔ اور ریاکاری کبھی بھی ایک اچھی خاصیت نہیں ہے۔ ہم اُس سے دور ہی رہیں۔

لوگوں کے سامنے یا پیچھے، ہمیشہ ایک جیسے رہیں۔ اگر آپ کی حالت اچھی نہیں تو اُس کو سدھارئے۔ جیسے آپ لوگوں کے سامنے اچھے نظر آتے ہو، ویسے ہی تنہائی میں بھی اچھے رہو اور اچھا کردار بناؤ۔ آپ لوگوں کے سامنے اچھے بننے کی کوشش کرتے ہو اور جب لوگوں اطراف میں نہیں ہوتے تب سارے بُرے کام کروٗگے؟ ایسا کیوں ٹھیک نہیں ہے؟ کیونکہ سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اللہ عزوجل آپ کو دیکھتے ہیں۔ وہ آپ کی ریا اور منافقت دیکھتے ہیں۔ اللہ(ج ج) ہم سب کو ریا، منافقت اور بُرے کردار سے بچایئں، آمین۔

ومن اللہ التوفیق۔

فاتحہ۔

حضرت شیخ محمّد محمت عادل

۱۲ اگست ۲۰۱٦ /۹ ذوالقعدہ ۱۴۳۷

صبح نماز' اکبابا درگاہ